حکیم محمود احمد ظفر

حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ رحمتہ اللہ علیہ

جس طرح مشک کو اپنی خوشبو کا اشتہار دینا نہیں پڑتا۔ اس کی خوشبو بذاتِ خود اپنا اظہار اور اعلان ہوتی ہے' اسی طرح حکیم حافظ عبدالرشید علم الادیان اور علم الابدان دونوں سے علم و عمل کی خوشبو بن کر نہ صرف خود مہکنے لگے بلکہ یہ گل صد برگ پورے چیچہ وطنی کو مہکاتا رہا۔

میں نے تو دو تین دفعہ بیماری کی حالت میں ان کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ نہایت کم گو بزرگ تھے لیکن بات جتنی بھی کرتے' وہ ۵۲ ماشہ ۸ رتی کی۔ وجہ اس کی بزرگوں کی وہ صحبت تھی جو انسان کو کندن بنا کر رکھ دیتی ہے۔ وہ واقعی ایک کندن تھے۔ میں نے جب بھی ان سے مختصر بات کی تو ان کے مختصر جواب سے پتا چلتا ہے کہ ان کی زندگی کے مقاصد ہمیشہ جلیل رہے اور امیدیں نہایت قلیل۔ ان کی اس خوبی نے ان کو چیچہ وطنی کے قافلۂ حریت کا سرخیل بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے مال و زر بھی دیا ہوا تھا لیکن وہ مال مست نہیں تھے بلکہ حال مست تھے۔ ان کا مال ان کی اولاد ہے جس پر وہ ہمیشہ ناز اور شکر خداوندی کیا کرتے تھے۔ خاص طور پر اپنے بڑے فرزند جناب عبداللطیف خالد چیمہ صاحب' اللہ ان کی عمر کو دراز فرمائے اور اپنے باپ کا صحیح جانشیں بنائے۔ میں نے حکیم حافظ عبدالرشید صاحب رحمہ اللہ کی زندگی کا جو تجزیہ کیا ہے۔ اس کا اختصار یہ ہے کہ ان کی نظر میں قصر مرمر اور حجرہ بے در دونوں برابر ہوتے تھے۔ نہ وہاں سرشار اور نہ یہاں بے قرار۔ ایسے لوگ شاہی میں انداز فقیرانہ اور گدائی میں شوکت شاہانہ رکھتے ہیں۔ جس مقصد اور جماعت کو درست سمجھا' اسی کے ساتھ ساری زندگی صرف کر دی۔ وہ شب پرست نہیں شب زندہ دار تھے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آدمی جس مٹی سے پیدا ہوتا ہے' وہیں دفن ہوتا ہے۔ جنت البقیع کی مٹی کا تقاضا ان کے قلب میں انگڑائیاں لے کر زبان سے عمرہ کا تقاضا کر رہا تھا۔ چنانچہ گزشتہ ماہ مکہ مکرمہ میں عمرہ ادا کیا اور پھر جب دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لے گئے تو جنت البقیع کی مٹی نے انھیں کھینچ لیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً

دوستو! دیکھا تماشا یاں کا سب
تم رہو خوش ' ہم تو اپنے گھر چلے

حکیم حافظ عبدالرشید صاحب مرحوم و مغفور نے اس دنیا کا زر مبادلہ تو نہیں کمایا لیکن آخرت کا زر مبادلہ یعنی اعمال صالحہ کافی حد تک کما لیا۔ کچھ اپنی تعلیم و تبلیغ اور کچھ اپنی طویل بیماری سے اور جاں بلب مریضوں کو اپنی حکمت و طبابت اور اللہ کے حکم سے عروسِ صحت سے ہم کنار کرنے سے۔ مجھے تو ان کے انتقال کا سن کر بار بار یہ شعر یاد آتا تھا:

ملک عدم توں ننگے پنڈے ایس جہانے اوندا اے
بندہ اک کفن دی خاطر کناں پینڈا کردا اے

مرحوم کے صاحبزادگان عبداللطیف خالد چیمہ، جاوید اقبال چیمہ، حافظ حبیب اللہ چیمہ کے علاوہ ان کے بھانجے جناب ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ اور دیگر اقرباء کے غم میں برابر کا شریک ہوں اور آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کے لیے دست بہ دعا ہوں۔